6476 ـ لاٹری میں شراکت کرنا

سوال

کیا لاٹری ٹکٹ خریدنا حرام قمار بازی میں شمار ہوتی ہے؟
نادر اور کبھی کبھار قمار بازی کا دعوی کرنے والے شخص کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال دریافت کیا گیا:

بعض خیراتی تنظیمیں اپنے تعلیمی اور علاج معالجہ اور خدمت خلق کے شعبوں وغیرہ کے اخراجات پورے کرنے کے لیے لاٹری کا اہتمام کرتی ہیں، تا کہ مال حاصل ہو سکے، کیا شرعی طور پر ایسا کرنا جائز ہے؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

لاٹری سسٹم قمار بازی کا عنوان ہے، جو کہ جوا اور کتاب وسنت اور اجماع امت کی رو سے حرام ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب، اور جوا، اور درگاہیں اور فال نکالنے کے تیر گندی باتیں اور شیطانی عمل ہیں، ان سے اجتناب کرو، تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ، شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ وہ تمہارے مابین شراب اور جوے کے متعلق عداوت و دشمنی پیدا کردے، اور تمہیں اللہ تعالی کے ذکر اور نماز سے روک دے، تو کیا تم باز آنے والے ہو.

اور کسی بھی مسلمان شخص کے لیے مطلقا قمار بازی اور جوا کھیلنا جائز نہیں، چاہیے قمار بازی سے حاصل ہونے والا مال نیکی اور بھلائی کے کاموں میں صرف کیا جائے یا کسی اور جگہ؛ کیونکہ دلائل کے عموم سے یہ مال حرام اور خبیث ہے؛ اور اس لیے بھی کہ جوا اور قمار بازی کے ذریعہ کی گئی رقم اس کمائی میں سے ہے جس کا ترک کرنا اور اس سے بچنا واجب اور ضروری ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 442).

اور شيخ محمد صالح العثيمين رحمہ اللہ تعالى سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

لاٹرى ميں شراكت كا حكم كيا ہے، شراكت اس طرح ہے كہ: كوئى شخص ٹكٹ ادا كرے اور اگر اس كے نصيب ميں نمبر نكل آئے تو اسےايك بڑى رقم حاصل ہوتى ہے، يہ علم ميں رہے كہ اس شخص كى نيت يہ ہے كہ وہ اس مال سے خيراتى كام كرے گا، اور اس سے مجاھدين كا تعاون كرے گا تا كہ وہ اس مال سے استفادہ كريں؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

سائل كى ذكر كردہ صورت يہ ہے كہ: وہ ٹكٹ خريدتا ہے اور پھر ہو سكتا ہے اس كا نمبر نكلے ـ جيسا كہ وہ كہہ رہا ہے ـ تو اسے بہت زيادہ منافع ہو گا، يہ جوے اور قمار بازى ميں شامل ہوتا ہے، جس كے بارہ ميں اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اے ايمان والو! بات يہى ہے كہ شراب، اور جوا، اور درگاہيں اور فال نكالنے كے تير گندى باتيں اور شيطانى عمل ہيں، ان سے اجتناب كرو، تا كہ تم كامياب ہو جاؤ، شيطان تو يہى چاہتا ہے كہ وہ تمہارے مابين شراب اور جوے كے متعلق عداوت و دشمنى پيدا كردے، اور تمہيں اللہ تعالى كے ذكر اور نماز سے روك دے، تو كيا تم باز آنے والے ہو، اور اللہ تعالى اور اس كے رسول (صلى اللہ عليہ وسلم) كى اطاعت و فرمانبردارى كرتے رہو، اور احتياط كرو، اور اگر تم پھر گئے تو پھر جان لو ہمارے رسول كے ذمہ تو صاف صاف پہنچا دينا ہے.

يہى تو جوا ہے- وہ يہ كہ ہر وہ معاملہ جو چٹى اور مال حاصل ہونے كا مابين گردش كرے- اس كا لين دين كرنے والے كو علم نہ ہو كہ آيا اسے چٹى پڑ جائے گا يا كچھ حاصل ہو گا، وہ سارا معاملہ حرام ہے، بلكہ وہ كبيرہ گناہوں ميں شمار ہوتا ہے.

اور انسان يہ ديكھے كہ اللہ تعالى نے اسے بتوں كى عبادت اور شراب اور فال نكالنے كے تيروں كے ساتھ ملايا ہے تو اس پر اس كى قباحت كوئى مخفى نہيں رہتى، اور ہميں اس ميں جو كچھ نفع ہونے كى توقع ہوتى ہے، وہ سب نقصان كے پہلو ميں مغمور ہے.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

آپ سے شراب اور جوے كے متعلق دريافت كرتے ہيں، آپ كہہ ديجئے كہ ان دونوں ميں بہت بڑا گناہ اور لوگوں كے ليے نفع ہے، اور ان دونوں كا گناہ ان كے نفع سے بڑا اور زيادہ ہے البقرۃ (219).

آپ اس آيت پر غور وفكر كريں كہ اللہ تعالى نے منافع كو جمع كے صيغہ كے ساتھ اور گناہ كو مفرد كے صيغہ كے ساتھ ذكر كيا ہے، اور يہ نہيں كہا كہ: اس ميں بہت سے گناہ ہيں اور لوگوں كے ليے منافع ہيں، بلكہ اللہ تعالى نے تو

یہ فرمایا ہے کہ: اس میں بہت بڑا گناہ ہے، جو کہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ منافع چاہے جتنے بھی زیادہ ہوں اور ان کی تعداد چاہے جتنی بھی ہو وہ اس بڑے گناہ میں ڈوبے ہوئے ہیں، اور بڑا گناہ اس سے زیادہ راجح ہے، لہذا ان دونوں کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ بڑا ہے، چاہے فائدے جتنے مرضی حاصل ہوں....

دیکھیں: فتاوی اسلامیۃ (4 / 441).

اور آپ کا یہ کہنا کہ: نادر اور کبھی کبھار جوا کھیلتا ہے، یہ تو بالکل ایسے ہی جیسے کوئی کہے کہ وہ کبھی کبھار اور نادر زنا کرتا ہے، اور کبھی کبھار اور نادر ہی چوری کرتا ہے، اور نادر اور کبھی کبھار ہی جھوٹ بولتا اور کذب بیانی سے کام لیتا ہے، تو کیا اس کا حرام کام کو نادر طور پر کبھی کبھار کرنا گناہ سے معاف کردے گا اور اسے اللہ تعالی کی ناراضگی سے بچا لے گا، پھر اسے کیا علم کہ یہ نادر طور پر کام کرنا ترقی نہیں کرے گا اور غالب اور زیادہ نہیں ہو گا حتی کہ اس کی یہ عادت ہی بن جائے؟

بلکہ یہی تو غالب ہے، خاص کر جو قمار بازی اور جوا کھیلنے میں مبتلا ہو چکا ہے اسے اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرنا چاہیے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء کو ترک کرتے ہوئے ان سے اجتناب کرنا چاہیے.

واللہ اعلم .